﴿اداریہ﴾

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○

# حقوق انسانی کا تحفظ موجودہ حالات کے تناظر میں

رئیس التحریر مولانا سید نسیم علی شاہ الھاشمی

احترام انسانیت اور حقوق انسانی کا تحفظ ایک ایسا موضوع ہے کہ ہر دور میں اور خصوصاً عصر حاضر میں انتہائی اہم متصور کیا جاتا ہے اس موضوع کے متعلق گفتگو لوگوں کے قلوب واذھان کو اپنی طرف مائل کردیتی ہے۔ مختلف تنظیمیں قومی اور بین الاقوامی سطح پر سرگرم عمل ہیں۔ احترام انسانیت اور حقوق انسانی کے سلسلے میں مختلف کانفرنسیں منعقد کی جاتی ہیں، سروے مرتب کئے جاتے ہیں اور ایک منظم پروگرام کے تحت یہ تأثر الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کے ذریعے پیدا کردیا گیا ہے۔ کہ اس سلسلے میں مغرب کی جدوجہد وکاوشیں قابل قدر ہیں۔

عالمی منشور حقوق انسانی، انسانی کاوشوں کا معراج تصور کیا جاتا ہے۔ عوام الناس کا یقین بنایا گیا ہے کہ اس منشور نے اقوام عالم کو احترام انسانیت وانسانی حقوق کی ترویج کے لئے اکسایا ہے اور ہاں یہ ایک حقیقت ہے کہ اقوام متحدہ کی کوششوں کی وجہ سے انسانی حقوق کمیشن نے 30 دفعات پر مشتمل عالمی اعلان برائے انسانی حقوق 10 دسمبر 1948ء کو جنرل اسمبلی کے توسط سے پیش کیا ہے لیکن احترام انسانیت وحقوق انسانی کے سلسلے میں اصل مسئلہ حقوق کا تعین، خوشنما فہرستوں کی تیاری نہیں بلکہ عملاً انسانی حقوق کی تحفظ کا ہے۔ اور عملاً احترام انسانیت اور حقوق انسانی کے تحفظ میں اقوام متحدہ کی ناکامی اور بے بسی کی چند مثالیں لاطینی امریکہ، نمبیا، فلسطین، کشمیر بوسنیا، روانڈا، عراق، افغانستان، پاکستان اور دیگر متعدد ممالک میں دیکھی جاسکتی ہیں۔ جہاں احترام انسانیت اور حقوق انسانی کے علمبرداروں اور خصوصاً علمبرداروں کے سربراہ امریکہ کی ظلم وستم سے دنیا ایک جہنم کدہ کا منظر پیش کررہا ہے گونتاناموبے اور ابوغریب (عراق) جیل میں انسانیت کی جس انداز سے تذلیل کی گئی اس کی مثالیں پیش کرنے سے نازی مظالم، زمانہ جاہلیت میں انسانی تذلیل، ہلاکو خان اور چنگیز خان کی بربریت بھی عاجز ہیں۔ اور اُن کا یہ طرزِ عمل انسانیت کے چہرے پر ایک بدنما داغ ہے لیکن انتہائی تعجب اور حیرت کا مقام ہے کہ اس قدر بدنما چہرے کے باوجود مشرف انسانیت، تہذیب اور حقوق انسانی کے تحفظ علمبرداری کے دعویدار ہیں اور اقوام عالم کا متحدہ ادارہ ان مظالم کے روک میں بے بس اور خاموش تماشائی ہے بلکہ الٹا اقوام متحدہ کے پلیٹ فارم سے اسلام اور اہل اسلام کو تنقید کا نشانہ بنایا جارہا ہے۔

حالانکہ تاریخ کا ایک ادنیٰ طالب علم بھی اس حقیقت سے آشنا ہے کہ احترام انسانیت اور حقوق انسانی کے سلسلے میں اسلام اور اہل اسلام نے اپنے زمانہ عروج میں وہ درخشندہ مثالیں چھوڑی ہیں کہ اقوام عالم اس کی نظیر پیش کرنے سے قاصر ہیں۔ احترام انسانیت اور حقوق انسانی کی تحفظ کا عملاً ایسا مظاہرہ کیا گیا کہ غیر مسلم اُن کو دیکھ کر حلقہ بگوش غلام بن جاتے تھے۔ پیغمبر اسلام محسن انسانیت سرور دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی مثالی خطبہ خطبۃ الوداع پیش کی جن میں اُس وقت بھی اہل مغرب ناآشنا تھے اور آج بھی عملاً بہت سارے

ممالک نے عوام کو ان حقوق سے مستفید نہیں ہونے دیا ہے۔ لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اعلان کردہ احترام انسانیت اور حقوق انسانی کا منشور صرف اقوام متحدہ کے منشور کی طرح صرف اعلان نہیں تھا بلکہ ان کی عملی تنفیذ کی گئی اس لئے ٹھوس بنیادیں بھی فراہم کردی گئی اور خطبۃ الوداع میں اعلان کردہ حقوق کی ادائیگی کو باقاعدہ دینی فریضہ قرار دیا گیا اور عملاً نفاذ اپنی ذات اور کردار ہی سے کردیا۔

ہم دیکھ رہے ہیں کہ مغرب اور اہلِ مغرب کے منافقانہ روش اور حقوق انسانی سے متعلق دوہرے معیارات کی بناء پر آج انسانیت سِسک رہی ہے۔ زمینی حقائق کے مطابق چہار دانگ عالم میں خونِ مسلم کی ارزانی جس قدر آج ہے پہلے کبھی نہ تھی۔ بظاہر روشن ومنور اس کرہ ارض میں وہ تاریکی چھائی ہوئی ہے کہ ہاتھ کو ہاتھ سُجھائی نہیں دیتا۔ ہر سو مسلمانوں پر عرصہ حیات تنگ کیا گیا ہے۔ اُن کی معاشرت معاش اور دیگر شعبہ ہائے زندگی پر بڑی بے رحمی کے ساتھ رکیک حملے کئے جا رہے ہیں۔

نتیجتاً عالمی امن کا خواب شرمندۂ تعبیر نہیں بلکہ پارہ پارہ ہو رہا ہے۔ لہٰذا ضرورت اس امر کی کہ اسلام اور پیغمبر اسلام کے بتائے ہوئے حقوق انسانی کے تصورات ومعیارات کو مزید انتظار کئے بغیر عملی جامہ پہنایا جائے۔ اگر واقعی اقوام عالم خلوص کے ساتھ عالمی امن کے خواہاں ہیں۔ تو حضورِ پاکؐ کے اسوۂ پر عمل کرنا ہوگا۔ اسی میں سب کی خیر وعافیت کا راز مضمر ہے۔

~ خودی کو کر بلند اتنا کہ ہر تقدیر سے پہلے　　خدا بندے سے پوچھے بتا تیری رضا کیا ہے

~ منزل کی جستجو میں کیوں پھر رہا ہے راہی　　اتنا عظیم ہو جا کہ منزل خود تجھے پکارے

## حدیث نبوی ﷺ

**عربی**:۔ عن ابن عباس رضی اللہ عنهما قال:

قیل : یا رسول اللہ ! ای جلسا ئنا خیر ؟

قال : من ذکر کم اللہ رؤیته وزاد فی عملکم منطقه، وذکر کم بالا خرة عمله. (رواہ ابو یعلی وفیه مبارک بن حسان، وقد وثق وبقیة رجاله رجال الصحیح ،مجمع الزوائد . ۳۸۹/۱)

**ترجمہ**:۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا:

ہمارے لئے کس شخص کے پاس بیٹھنا بہتر ہے؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس کو دیکھنے سے تمہیں اللہ تعالیٰ یاد آئیں، جس کی بات سے تمہارے عمل میں ترقی ہو اور جس کے عمل سے تمہیں آخرت یاد آجائے۔ (اُبو یعلی ،مجمع الزوائد)

......☆......☆......☆......☆......☆......